5019- غیر مسلم لڑکی کے مطالبہ پرایک مسلمان عورت کا عظیم قصہ

سوال

مرحبا : میری عمرہ پندرہ برس ہے اورمیں اسٹریلیا میں پڑھتی ہوں ، میرے ذمہ ادیان کے بارہ میں ایک مقالہ ہے جس کا موضوع اسلام میں عورت کے احکام ہے ، میں نے آپ کی ویب سائٹ کوبہت مفید پایا مجھے علم نہیں کہ کہں مزید معلومات ارسال کرنے کوئی مانع تونہیں اورکتنا ہی اچھا ہوکہ کسی عورت کا کوئی قصہ جواس مقالہ میں معاون ہو ؟
میں حقیقت میں جس طرح غیر مسلم عورتوں کے بارہ میں جانتی ہوں مسلمان عورتوں کے بارہ میں بہت زیادہ علم نہیں رکھتی ، لیکن اتنا علم ہے کہ اسلام میں عورت پر بہت زیادہ پابندیاں ہیں ۔
مجھے امید ہے کہ آپ اس موضوع میں میری تصحیح کریں گے ۔

پسندیدہ جواب

ہم آپ کے اہتمام اورسوال پر مشکور ہیں ، اورذیل میں ہم آپ کے سامنے ایک عظیم مسلمان عورت کا قصہ رکھتے ہیں جس میں ہوسکتا ہے آپ کا مطلوب بھی پورا ہوجائے اور آپ کے لیے حق کے راستے کی طرف دلیل اورچراغ بن جائے :

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مالک بن انس نے اپنی بیوی ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہ جوکہ انس رضی اللہ تعلی عنہ کی والدہ بھی ہیں کو کہا :

بلاشبہ یہ شخص – یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم – شراب نوشی کو حرام کہتا ہے ، اورمالک وہاں سے شام چلا گیا اوروہیں مرگیا (یعنی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ھجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تومالک وہاں سے بھاگ گیا اس لیے کہ اسے شراب کی حرمت پسند نہیں آئی اورشام میں کفر کی حالت میں ہی مرگیا)

ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کو شادی کا پیغام بھیجا اوران سے بات کی توام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں :

اے ابوطلحہ !تیرے جیسے آدمیوں کورد تونہیں کیا جاسکتا لیکن بات یہ ہے کہ توکافر ہے اورمیں مسلمان عورت ہوں اس لیے میں شادی نہیں کرسکتی !

توابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے تجھے مہر بھی ملے گا ، توام سلیم رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا میرا مہر کیا ہوگا ؟

ابوطلحہ نے کہا : سونا اورچاندی (یعنی سونے چاندی کی رغبت دلائی) توام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں مجھے سونا چاندی نہیں چاہیۓ ، میں تو تجھ سے اسلام کا مطالبہ کرتی ہوں کہ اسلام قبول کرلو ، اگر اسلام قبول کرلوگے تویہی میرا مہر ہوگا اس کے علاوہ میں کچھ بھی نہیں مانگوں گی ۔

ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : اس میں میرا کون تعاون کرے گا ؟ ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تعاون کریں گے ، لھذا ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلاش کرتے ہوئے گئے تونبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں بیٹھے ہوئے تھے

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا توکہنے لگے تمہارے پاس ابوطلحہ آرہا ہے اوراس کی آنکھوں میں اسلام کی چمک ہے ۔ (یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ ابوطلحہ کے کلام کرنے سے قبل ہی اس کے اسلام کا علم ہوگیا) ۔

ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوام سلیم کی ساری بات بتائی اوراس پرانہوں نے ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کرلی ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس قصہ کے راوی ثابت البنانی کہتے ہیں کہ ہمیں اس سے زیادہ کسی اورکے مہرکے متعلق کوئی خبر نہیں پہنچی اس لیے کہ ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا اسلام کومہر بنایا توابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے شادی کرلی ۔

ام سلیم نیلگوں اورقدرے چھوٹی آنکھوں کی مالک خاتون تھیں ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ رہیں حتی کہ ان کا ایک بیٹا بھی پیدا ہوا ، ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ ان سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے ۔

اوروہ بچہ بہت سخت بیمار ہوگیا توابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ اس کی بیماری سے بہت پریشان وعاجزاوراس کی وجہ سے بہت زیادہ کمزوراوردبلے ہوگئے ، ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کی عادت تھی کہ وہ فجر کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے اورآدھے دن تک وہیں رہتے ۔

پھرواپس آکرکھانے کھاتے اورقیلولہ کرتے اورظہر کی نماز پڑھ کرتیار ہوکے چلے جاتے اورعشاء کے وقت واپس آتے تھے ، ایک شام ابوطلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اورایک روایت میں ہے کہ مسجد) کی طرف چلے گئے اوربچہ قضائے الہی سے فوت ہوگیا (یعنی ان کی غیر موجودگی میں)

توام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں : ابوطلحہ کوان کے بچے کی موت کا کوئی نہ بتائے ، بلکہ میں خودہی انہیں بتاؤں گی ، انہوں نے بچے کی تجہیزوتکفین کی اوراسے ڈھانپ دیا گویا کہ وہ سورہا ہواوراسے گھر میں ایک طرف لٹا دیا ۔

ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آئے اوران کے ساتھ مسجدوالوں میں سے ان کے دوست بھی تھے ابوطلحہ ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آئے اورپوچھنے لگا بیٹا کی حالت کیسی ہے ؟

توام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کا جواب تھا :

اے ابوطلحہ جب سے اسے تکلیف شروع ہوئی ہے ابھی کچھ دیر پہلے ختم ہوئی ہے ، اورمجھے امید ہے کہ وہ آرام اورراحت محسوس کررہا ہے !

(ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کا یہ کوئی جھوٹ نہیں بلکہ انہوں نے توریہ کیا جس میں ان کا مقصد یہ تھا کہ بچے کوتکلیف اوربیماری سے موت کے سکون وراحت اورارام میں ہے اوران کے خاوند یہ سمجھے کہ بچے کی حالت پہلے سے بہتر اوراچھی ہے)

ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں کھانا دیا ان سب نے کھانا کھایا اورسب دوست چلے گئے ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالی اٹھے اوراپنے بستر پرجاکرسوگئے اورام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا بھی اٹھیں اورخوشبووغیرہ لگائی اورابوطلحہ کے لیے اچھا بناؤ سنگار کیا جس طرح وہ پہلے کرتی تھیں ۔

(یعنی اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگار کیا جوکہ ان کے صبر عظیم اورتقدیر اوراللہ تعالی کے فیصلے پرایمان کی دلیل اورنشانی اوراللہ تعالی سے ثواب کے حصول کے لیے صبر اوران کے غم کے شعور کوچھپانے اوراس امید کی دلیل ہے کہ اس رات اپنے فوت شدہ بچے کے عوض میں خاوند سے ہم بستری کرکے حمل کی امید رکھتے ہوئے کیا)

پھر آکر خاوند کے بستر میں داخل ہوئ تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کو خوشبو آئ اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ کیا جو آدمی اپنی گھر والی سے کرتا ہے (یہ راوی نے خاوند کا بیوی سے ہم بستری کے واقعہ بیان کرنے میں ادب و عفت کا طریقہ ہے)

جب رات کا آخری پہر ہوا تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں :

اے ابوطلحہ ذرا یہ تو بتائیں کہ اگر کچھ لوگ کسی کے پاس عاریہ کوئ چیز رکھیں اور پھر وہ اپنی اس رکھی ہوئ چیز کا مطالبہ کریں تو کیا انہیں یہ لائق ہے کہ وہ ان کی رکھی ہوئ چیز واپس نہ کریں ؟

ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے انہیں اسے اپنے پاس رکھنے کا کوئ حق نہیں پہنچتا ۔

ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں : تو اللہ تعالی نے بھی آپ کو بیٹا عاریتا دیا تھا پھر اللہ نے اسے قبض کرلیا ہے ، لھذا آپ صبر کیں اور اللہ تعالی سے اجر حاصل کریں !

ابوطلحہ کو غصہ آیا اور کہنے لگے : تو نے مجھے ایسے ہی رہنے دیا حتی کہ میں نے جماع اور جنابت بھی کرلی اور پھر مجھے میرے بیٹے کی موت کی خبر دی !

پھر انہوں نے (انا للہ وانا الیہ راجعون) بلاشبہ ہم بھی اللہ کے لیے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کرجانے والے ہیں ، پڑھا اور اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی

جب طلوع فجر ہوئ تو غسل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی اور انہیں سارا قصہ بیان کیا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی تمہاری اس گزری ہوئ رات میں برکت فرمائے ، تو اس سے ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کو حمل ٹھر گیا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ام سلیم کے بارہ میں کی ہوئ دعا قبول ہوئ)

ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں جاتی تھیں جب آپ جاتے وہ بھی جاتیں اور جب واپس آتے تو وہ بھی آجاتیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہو تو میرے پاس لانا ، ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا بھی ساتھ تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر سے واپس آتے تو رات کو نہیں آتے تھے ۔

(یعنی رات کو مدینہ میں نہیں آتے تھے تاکہ اہل عیال کو گبراھٹ میں نہ ڈالیں اور بیویاں سفر پر گئے ہوئے خاوندوں کے لیے تیاری کرلیں)

نبی صلی اللہ جب اس سفر میں مدینہ کے مریب پہنچے تو ام سلیم کو دردوں نے آلیا ، اور ان کی وجہ سے ابوطلحہ کو بھی رکنا پڑا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چل پڑے ، تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے دعا کی اے اللہ تجھے علم ہے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی نکلوں اور ان کے ساتھ ہی مدینہ میں داخل ہوؤں اور تو دیکھ رہا ہے کہ میں اس کی وجہ سے رکا ہوا ہوں ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں : اے ابوطلحہ مجھے اب وہ درد نہیں جو پہلے ہو رہی تھی (یہ ان کی کرامت ہے کہ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہی وہ درد جاتی رہی تاکہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا ملیں)

تو وہ دونوں وہاں سے آگئے اور جب مدینہ آگئے تو پھر درد شروع ہوا تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نے ایک بچہ جنا، اور ام سلیم اپنے بیٹے انس رضی اللہ تعالی عنہ کو کہنے لگیں اے انس اسے اس وقت کوئی چیز نہیں کھلانی جب تک کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لے جاؤ

اور بچے کے ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیجیں (اس لیے کہ وہ چاہتی تھیں کہ بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ جائے، جو کہ ان کے عظیم الشان ایمان پر دلالت کرتا ہے حالانکہ عورت عادتا پیدائش کے بعد سب سے پہلے بچے کو دودھ پلانے کی کرتی ہے)

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : بچے نے رات روتے ہوئے گزاری اور میں ساری رات اس کا خیال رکھتا رہا اور چپ کرانے کی کوشش کرتا رہا جب صبح ہوئی تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور نبی صی اللہ علیہ وسلم دھاری دار چادر لیے ہوئے صدقہ کے اونٹ یا بکریوں کو نشانات لگا رہے تھے تا کہ وہ دوسروں میں گھل مل کر ضائع نہ ہو جائیں ۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کی طرف دیکھا تو فرمانے لگے : کیا بنت ملحان کے ہاں بچے پیدا ہوا ہے ؟

جواب کہا گیا جی ہاں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے صبر کرو میں تیرے لیے فارغ ہوتا ہوں ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں جو کچھ بھی تھا اسے رکھا اور بچے کو اٹھایا اور فرمانے لگے : کیا اس کے ساتھ کوئی اور چیز بھی ہے ؟ تو صحابہ نے جواب دیا جی ہاں کھجوریں ہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجوریں لیں اور انہیں چبا کر اپنے تھوک کے ساتھ بچے کے منہ میں ڈالیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک اللہ تعالی کی جانب سے بابرکت ہے) اور اسے چٹائی اور بچہ کھجور کی مٹھاس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک چوسنے لگا ۔

تو اس طرح بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے داخل ہو کر انتڑیوں کو کھولنے والی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک تھی ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے دیکھو انصار کی کھجوروں سے محبت ہے، انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام بھی رکھ دیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر پیار کیا اور اس کا نام عبداللہ رکھا، تو انصار میں اس سے افضل جوان کوئی نہیں تھا ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس عبداللہ کی اولاد بہت زیادہ تھی اور عبداللہ فارس میں شہید ہوئے (یعنی فارس کے شہروں کو فتح کرتے ہوئے جام شھادت نوش کیا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر تھا)

یہ قصہ امام بخاری اور امام مسلم اور امام احمد اور طیالسی، وغیرہ نے روایت کیا ہے، اوپر گزرنے والا سیاق طیالسی کا بیان کردہ ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کے سارے طرق احکام الجنائز ص 26 میں جمع کیے ہیں ۔

یہ تو مسلمانوں میں سے صرف ایک صحابیہ عورت کا ایک قصہ تھا، اور اس کے علاوہ بھی بہت سے قصے اور واقعات پائے جاتے ہیں جو عورتوں پر اسلامی اثر کو واضح کرتے ہیں، کہ کس طرح ان پاکیزہ دلوں میں دین اسلام بسا ہوا تھا اور اس کے کیا اچھے نتائج حاصل ہوتے تھے ۔

اور کس طرح وہ دین کے ساتھ معاملات کرتے اور اعمال صالحہ اور سیرت نبویہ کس طرح کے پھل دیتے تھے، دین حق اور دین صحیح کے متلاشی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اتباع کے لیے اگر کوئی دین تلاش کرتا ہے تو وہ دین اسلام ہی ہے ۔

آپ ایک دفع اس جواب اور قصہ کو پھر پڑھیں اور غور و فکر اور تدبر سے کام لیں ہوسکتا ہے کہ آپ بھی اپنی زندگی کا سب سے اہم قدم اٹھائیں اور سلام قبول کرلیں ، والسلام علی من اتبع الھدی ۔

واللہ اعلم .